سچا خواب دیکھنا بزرگی کی علامت ہے۔ عبدالمطلب کا شمار موحدین میں ہوتا ہے۔ وہ دینِ ابراہیمی کے پیروکار تھے اور رمضان کا مہینہ غارِ حرا میں گزارتے تھے، جہاں بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ ابن حزم نے لکھا ہے کہ: یہاں آپ اِرادۂ الٰہی کی وجہ سے جاتے تھے انکی زیادہ اولاد انکی بیوی بنو مخزوم کی فاطمہ کے بطن سے ہوئی جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ محترم اور چچاؤں میں زُبیر اور ابوطالب کے علاوہ ام حکیم البیضاء بھی تھیں جو حضرت عثمان غنیؓ کی نانی تھیں۔ ام حکیم حضرت عبداللہ کی توام بہن تھیں۔ ان کے علاوہ عاتکہ برّہ اُمیمہ اور اروی بھی سگی بہنیں تھیں۔ یہ تفصیل ابنِ سعد کی ہے۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ ابولہب بھی انہی کے بطن سے تھا لیکن مستند روایت یہ ہے کہ ابولہب کی والدہ بنی خُزاعہ کی تھی۔

چھ برس کی عمر میں جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تو عبدالمطلب اپنے پوتے کو اپنے گھر لے گئے۔ وہ آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ مختلف رِوائتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یقین تھا کہ آمنہ کا جگر گوشہ بڑا نام پانیوالا ہے۔ جب یہ بچہ آٹھ برس کا ہوا تو ایک دِن اپنے دادا کی چارپائی کے پاس بیٹھا زار و قطار رو رہا تھا کیونکہ یتیم پوتے کے سر پر دستِ شفقت رکھنے والے سربراہِ خاندان نے وفات پائی تھی۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۳ برس کی عمر میں مدینہ ہجرت فرمائی تھی۔ آٹھ برس کی عمر سے لیکر ۵۳ برس تک کُل ۴۵ سال ہوتے ہیں، اِس عرصے میں خاندان کے تین سربراہ منتخب ہوئے۔ دادا کی وفات کے بعد جیسا کہ طبقات ابنِ سعد میں ہے زُبیر جو عبدالمطلب کے وصی اور جانشین تھے، خاندان کے سربراہ بنائے گئے۔ حربِ فجار اور حلف الفضول کے وقت ہی حضورِ اکرم کے سرپرست اور خاندان کے سربراہ تھے۔ انہی کی بیوی عاتکہ نے حضرت آمنہ کی وفات کے بعد ان کے چھ سالہ صاحبزادے کو ماں کا پیار دیا۔

الاصابہ کی رِوایت ہے کہ ان کے صاحبزادے عبداللہ نظر آجاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرطِ محبت سے پکار اُٹھتے کہ :—— یہ میری پیاری ماں کا بیٹا ہے۔

بعض رِوائتوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۱، ۲۲ برس کی تھی، اور سیرۃ الحلبیہ کے مطابق ۲۴ برس کی تھی کہ زُبیر کا انتقال ہوا اور ان کی جگہ ابوطالب خاندان کے سربراہ مقرر ہوئے۔ ابوطالب نے ہجرت سے دو ڈھائی سال پہلے شعبِ بنو ھاشم میں انتقال کیا تو خاندان کا سربراہ ابولہب منتخب ہوا۔ جو بدر کی لڑائی کے بعد سرطان میں مبتلا ہو کر فوت ہوا۔ اِس وقت اِسلامی مملکت قائم ہو چکی تھی۔ بنو ہاشم اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اپنا سربراہ سمجھتے تھے۔

ابوطالب کی وفات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اُنچاس سال آٹھ مہینے اور گیارہ دِن تھی۔ مکی زندگی میں دین کی تبلیغ صرف دو چچاؤں نے کی۔ ایک حضرت عباسؓ نے دوسرے امیر حمزہؓ نے —— امیر حمزہؓ دار ارقم میں ایمان لے آئے۔ یہ نبوت کے پانچویں سال کی بات ہے۔ حضرت عباسؓ کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔ آخری بیعت عقبہ کے موقع پر صرف وہی اللہ کے نبی کے ساتھ تھے۔ ان کی بیوی ام الفضل بالکل ابتدائی ایمان لانیوالوں میں شامل ہیں۔ حضرت عباس کے ایمان کا اعلان فتح مکہ سے ایک دِن پہلے جحفہ کے مقام پر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آخر المہاجرین کا خطاب عطا فرمایا۔ امیر حمزہؓ تو اُحد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔ لیکن حضرت عباس جو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال بڑے تھے۔ آپ کے بعد کوئی بارہ سال زندہ رہے۔ حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں باغ فدک کی نگرانی ان کے اور حضرت علی کے سُپرد کر دی تھی۔ حضرت عثمان کے دَور میں ۸۸ برس کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

سربراہِ خاندان چاہے کوئی بھی رہے ہوں۔ اللہ کے رسُول کی کفالت کسی نے نہیں کی۔ آپ کے والد کے ترکے سے آپ کی آمدنی اِتنی کچھ ہوتی تھی کہ آپ ہمیشہ خوشحال رہے۔ اور دُوسروں کی مدد فرماتے رہے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، طبری، سیرتِ ابنِ ہشام، احکام السلطانیہ اور دیگر محدثین و مؤرخین کی کتابوں میں ترکے کی تفصیلات ملتی ہیں۔

بقیہ از ص ۳۹

ان کے جتھہ کو گرفتار کر کے ملتان جیل بھیج دیا ہے۔

تین ماہ بعد جب حکومت نے قیدیوں کو رہا کرنا شروع کر دیا تو اباجی بھی بذریعہ ٹرین سیالکوٹ آئے۔ خاندان کے سب لوگ ان کے استقبال کے لئے ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ حد نگاہ تک استقبال کرنے والوں کا ہجوم تھا۔ دراصل پنجاب بھر کی جیلیں کشمیر تحریک کے کارکنوں سے بھر چکی تھیں۔ اب دہلی کا مسئلہ شروع ہوا تو گاڑیاں روزانہ رہا ہونے والوں کی بڑی تعداد کو لے کر سیالکوٹ پہنچتی تھیں۔ ٹرین کسی دوسرے پلیٹ فارم پر آئی تھی۔ ہم ادھر سیڑھیوں کے پاس کھڑے انتظار کر رہے تھے۔ اچانک چاچی چلا اٹھی "وہ دیکھو لالہ آگیا!" وہ انہیں لالہ ہی کہا کرتی تھیں۔ اباجی سیڑھیاں اتر رہے تھے اور خاندان کے سب افراد کو نہایت غور سے تکتے بھی جا رہے تھے' جیسے کسی کو ڈھونڈ رہے ہوں۔ جوں ہی آخری سیڑھی سے پاؤں زمین پر رکھا' مردوں نے آگے بڑھ کر انہیں گلے ملنا شروع کر دیا۔ ان کے چہرے پر پریشانی کے آثار اب بہت بڑھ چکے تھے۔ پوچھا "ماں نہیں نظر آ رہی مجھے —— وہ کہاں ہے؟" سب کے دلوں کی دھڑکن جیسے ایک لمحہ کے لئے ساکن ہو گئی —— ہماری چاچی نے اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے کہا "لالہ وہ گھر پر ہے' چلو گھر چلتے ہیں"

گھر پہنچے تو اباجی صحن میں چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے تیزی کے ساتھ دالان کی طرف لپکے۔ چاچی نے کہا "لالہ! تمہارے جانے کے تیرہ روز بعد ماں اللہ کو پیاری ہو گئی تھی۔" یہ سنتے ہی اباجی کی چیخ نکل گئی۔ پتہ نہیں یہ چیخ کب سے ان کے سینے میں گھٹی ہوئی تھی۔ بے بس سے ہو کر پاس پڑی ہوئی چارپائی پر بیٹھ گئے۔ ان کے سرخ و سفید گالوں پر ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔ سارا گھر گمبھیر اداسی میں ڈوب گیا۔ طبیعت ذرا بحال ہوئی تو کہنے لگے "میں نے ملتان جیل کے ابتدائی دنوں میں خواب دیکھا کہ ہمارے گھر کے اندر باہر سفید چادریں بچھی ہوئی ہیں۔ آنکھ کھلی تو دل میں عجیب وسوسے اور اندیشے سر اٹھانے لگے۔ بار بار ماں کی طرف دھیان جاتا۔ اس کی خیریت کے لئے میں دعائیں مانگتا رہا —— وہ تو مجھے ایک پل بھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتی تھی۔ کئی لوگ معافی نامے داخل کروا رہا ہو گئے مگر میرا ضمیر اس پر آمادہ ہی نہیں ہوتا تھا۔ ماں کی نصیحت بھی تھی چنانچہ جیل کا سارا دور بڑے حوصلے سے گزار دیا۔"

بابا مرحوم کی کتاب زندگی کا یہ ورق سناتے سناتے امی کی آواز رندھ گئی' جیسے آنسوؤں نے الفاظ کو پکڑ لیا تھا۔ ●●

عرش و زمیں ہے جگمگ جگمگ

عرشِ بریں پر عبد کا جلوہ ، عرشِ بریں ہے جگمگ جگمگ
نورِ نبوت ذاتِ بشر میں ، شانِ مبیں ہے جگمگ جگمگ

چشمِ بصیرت کھول کے دیکھا ، ظاہر و باطن ایک سا پایا
عابد، ساجد، شاہد بندہ ، رب کے قریں ہے جگمگ جگمگ

شاہد و ناطق رب نے بنایا ، تاجِ رسالت سر پہ سجایا
آپ کے لب پر حق کی گواہی ، علمِ یقیں ہے جگمگ جگمگ

نور نے اپنا عبد بلایا ، اَو اَدنیٰ کا قرب دکھایا
فاصلہ عبد و الٰہ میں دیکھو ، ذاتِ امیں ہے جگمگ جگمگ

ذات و صفات کے ماننے والو ، دل کو کھولو، کان لگا لو !
حکمِ رسالت گونج رہا ہے ، عبدِ حسیں ہے جگمگ جگمگ ،

عبد ہے اعلیٰ عبد ہی ادنیٰ ، عبد ہے طٰہٰ عبد ہی فرقاں
نور ہے ساکت عبد ہے ناطق ، نطقِ متیں ہے جگمگ جگمگ

نور، نبوت، قرآں، رحمت ، دنیا، عقبیٰ، سارے منظر ،
عبد سے ہیں یہ تازہ و روشن ، عرش و زمیں ہے جگمگ جگمگ

تا بہ قیامت حکم کا بندہ ، ہر کس و ناکس اعلیٰ و ادنیٰ
نور بھی اُن کے تابعِ فرماں ، سرورِ دیں ہے جگمگ جگمگ